(1) الیکشن مہم کیلئے علماء و غیر علماء کا اشتہاری پوسٹروں اور بینروں پر تصاویر لگانے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے ؟

کیا اگر کوئی کہے کہ یہ ضرورت شدیدہ ہے جیسے پاسپورٹ ، شناختی کارڈ وغیرہ کیلئے تصاویر بناتے ہیں -
تو کیا یہ تاویل صحیح ہے ؟

تو سوال یہ ہے کہ اگر کوئی بغیر تاویل کے اشتہارات پر تصاویر لگاتے ہیں تو کیا وہ گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں یا نہیں ؟

اور جو کوئی تاویل کرے تو کیا وہ گناہ کبیرہ کے وبال سے بچ جائیں گے ؟

اور ضرورتِ شدیدہ کی فقہی تعریف کیا ہے ؟

(2) ایک جگہ نامور کھلاڑی (سعید انور ، محمد یوسف) تبلیغی بیان کیلئے آ رہے تھے تو بعض احباب نے تشہیری پوسٹروں پران کھلاڑیوں کے تصاویر بھی لگا کر دیواروں وغیرہ پر آویزاں کر دیے تو کیا ایسا کرنا شرعا جائز ہے کہ نہیں ؟

اور اگر یہ حضرات بھی ضرورت شدیدہ کی تاویل کرے تو کیا یہ تاویل صحیح ہے کہ نہیں ؟

اور اگر یہ حضرات دلیل میں "علماء کا الیکشن کیلئے اشتہاری تصاویر لگانا" پیش کرے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

دار الافتاء

اور ایسے احکام میں کیا تاویل کرنا اصل گناہ سے زیادہ بری بات ہے یا نہیں ؟
جن میں تاویل کی جگہ نہ ہو ؟

دار الافتاء

(3) ڈیجیٹل تصاویر جائز ہے کہ نہیں ؟
اور
ڈیجیٹل تصاویر کا مسئلہ اجتہادی مسئلہ ہے کہ نہیں ؟
مطلب
جو علماء ڈیجیٹل تصاویر کو مباح قرار دیتے ہیں تو کیا وہ گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہو رہے ہیں ؟
یا انکے پاس بھی شرعا دلائل ہیں جسکی وجہ سے وہ معذور قرار دیے جائینگے ؟

(4) بعض حضرات جو ڈیجیٹل تصاویر کو عام تصاویر ہی قرار دیتے ہیں ، انکے مطابق جو علماء ڈیجیٹل تصاویر کو مباح قرار دیتے ہیں تو انکے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے -

تو کیا یہ بات درست ہے کہ جو علماء ڈیجیٹل تصاویر کو مباح قرار دیتا ہے ، انکے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے ؟

اور اگر یہ بات درست نہ ہو ، تو جو حضرات انکے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں ،
تو انکا ایسا کہنا کیا ناجائز ہے اور کیا وہ گناہ کا مرتکب ہو رہے ہیں ؟

یا
وہ حضرات بھی تاویل اور دلائل کی وجہ سے معذور قرار دیے جائینگے ؟

یہ سب سوالات بہت سے حضرات (جن میں بہت نیک دیندار بھی ہیں) کرتے ہیں تو اگر ان سب سوالات کے جوابات عنایت کیے گیے تو بندہ مشکور و ممنون ہو گا)

جزاک اللہ خیرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون ملهم الصواب

(۱)(۲) کسی ضرورت اور سخت حاجت کے بغیر جاندار کی تصویر کسی کاغذ، کپڑے وغیرہ پر پرنٹ کرنا اور چھاپنا ناجائز ہے، جس کی حرمت بہت سی احادیث صحیحہ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین عظام رحمہم اللہ تعالی کے اقوال اور ان کے عمل سے ثابت ہے، البتہ کسی ضرورت اور سخت حاجت (مثلاً پاسپورٹ، شناختی کارڈ یا ڈرائیونگ لائسنس وغیرہ ضرورت) کے وقت تصویر بنانا اور استعمال کرنا جائز ہے۔

ضرورت کا مطلب یہ ہے کہ اگر (مبتلیٰ بہ) ممنوع چیز کو استعمال نہ کرے تو یہ شخص ہلاک یا ہلاکت کے قریب پہنچ جائیگا۔اس حالت کو شرعی اصطلاح میں اضطراری حالت کہتے ہیں۔جس میں بعض شرائط کے ساتھ حرام اور ممنوع چیز کے استعمال کی گنجائش ہوتی ہے۔جبکہ حاجت کا مطلب یہ ہے کہ اگر ممنوع چیز کو استعمال نہ کرے تو ہلاک یا قریب الموت تو نہیں ہوگا لیکن سخت مشقت اور سخت تکلیف ہوگی۔

اور ظاہر ہے کہ الیکشن اور انتخابات میں نمائندہ کے تعارف کی غرض سے یا تبلیغ دین کے لئے مبلغ کے تعارف کی غرض سے نمائندہ یا مبلغ کی تصویر چھاپنا نہ ضرورت ہے اور نہ ہی حاجت میں داخل ہے۔

(۳) یہ بات درست ہے کہ ڈیجیٹل تصاویر کا معاملہ مجتہد فیہ ہے۔جس میں علماء کرام کی آراء مختلف ہیں۔اور ہر ایک رائے کے حامل اکابر علماء کرام دلائل کی بنیاد پر اپنی رائے پیش کرتے ہیں، لہٰذا ڈیجیٹل تصاویر کو تصویرِ محرم قرار نہ دینے علماء کرام کو کبیرہ گناہ کے مرتکب قرار دینا ہرگز درست نہیں۔

واضح رہے کہ ڈیجیٹل تصویر شرعاً تصویر محرم کے حکم میں ہے یا نہیں؟ اسمیں اہل فتویٰ حضرات کی تین مختلف رائیں ہیں۔

(الف) بعض علماء کرام اسکو تصویر محرم کے حکم میں قرار دیتے ہیں۔

(ب) بعض علماء کرام کے نزدیک اس پر تصویر کے احکام کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔

(ج) بعض علماء کرام یہ فرماتے ہیں کہ چونکہ مسئلہ مجتہد فیہ ہے کہ اسکے تصویر ہونے نہ ہونے میں اہل فتویٰ حضرات کا اختلاف ہے اس لئے اگر یہ تصویر کے حکم میں بھی ہو تو بھی حاجتِ شرعیہ کے وقت انکے استعمال کی گنجائش ہوگی۔

اکابر جامعہ دارالعلوم کراچی اور دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی کے مفتیانِ کرام کے نزدیک دوسری رائے راجح ہے (اور یہی موقف ہمیں ملک اور بیرونِ ملک کے متعدد دارالافتاؤں سے بھی موصول ہوا ہے)؛ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ ڈیجیٹل مناظر نہ تو بعینہٖ حقیقی تصاویر ہیں اور نہ بعینہٖ عکس اور ظل، کیونکہ حقیقی تصاویر کسی سطح پر نقش ہوتی ہیں انھیں قرار اور ثبات حاصل ہوتا ہے جبکہ یہ مناظر کسی کاغذ وغیرہ پر پرنٹ ہونے سے پہلے سی ڈی یا اسکرین وغیرہ پر نقش نہیں ہوتیں اور نہ ہی انھیں سی ڈی یا اسکرین وغیرہ میں سے کسی جگہ پر تصویر کی شکل میں قرار اور ثبات حاصل ہوتا ہے. اور بعینہٖ عکس بھی نہیں کیونکہ عکس در حقیقت ذوالعکس

دار الافتاء

(یعنی جس کا عکس ہے) اسکے تابع ہوتا ہے، جبکہ یہاں ایسا نہیں ہے، اس لئے یہ بعینہٖ عکس بھی نہیں، البتہ ان مناظر کی مشابہت بنسبت تصویر کے عکس کے ساتھ زیادہ ہے۔ جسکی تفصیل دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی کے مفصل تحریر میں دیکھی جاسکتی ہے۔

اس لئے ہمارے نزدیک کسی جائز اور مباح غرض کے حصول کے لئے ڈیجیٹل تصویر پرنٹ لئے بغیر استعمال کرنے کی گنجائش ہے، لیکن کسی ناجائز چیز یا ناجائز امر پر مشتمل منظر یا فحاشی، عریانی یا گمراہی کے مناظر کو ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ موبائل یا کیمرہ وغیرہ میں محفوظ کرنا اور اسکرین پر دیکھنا ناجائز اور گناہ ہے، اور اسکا ناجائز ہونا تصویر ہونے کی بنیاد پر نہیں بلکہ منظر کا فی نفسہ ناجائز ہونے یا ناجائز امر پر مشتمل ہونے کی بنیاد پر ہے۔ نیز ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ محض تفریحی اغراض میں یا شوقیہ طور پروڈیوز بنانے سے بھی احتراز لازم ہے۔ کیونکہ یہ فضول وقت کو ضائع کرنا ہے۔

(۴) لہذا یہ بات درست نہیں کہ ڈیجیٹل مناظر کو تصویرِ محرم قرار نہ دینے والے علماء کرام کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اور یہ بات بلاشبہ حد سے تجاوز ہے۔ باقی تفصیل اوپر ملاحظہ ہو۔

واللہ اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضل علی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۵ / جمادی الثانیہ / ۱۴۴۰ قمری

11 / فروری / 2019 شمسی

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ

مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۷ / جمادیٰ الثانیہ / ۱۴۴۰ قمری

13 / فروری / 2019 شمسی